

## 22769-کیا زانی حوروں سے محروم رہے گا؟ اور مندرجہ ذیل حدیث کا حکم کیا ہے (جو زنا کرے اس کے ساتھ بھی زنا ہوگا)؟

سوال

کیا زانی آخرت میں حوروں سے محروم رہے گا اور مندرجہ ذیل حدیث کا معنی کیا ہے، اور اگر اس کا معنی یہ ہے کہ اس کے مخارم کے ساتھ یہ کام ہوگا تو پھر ان کا تصور کیا ہے؟ (اس کے ساتھ بھی زنا ہوگا اگر اس کے گھر کی چار دیواری میں جی کیوں نہ ہو)

پسندیدہ جواب

زانی اور دوسراے گناہ کرنے والے اگر اللہ تعالیٰ کے ہاں پنجی توبہ کریں تو اللہ تعالیٰ ان کی توبہ قبول اور ان کے گناہوں کو معاف فرماتا ہے، قرآن مجید اور سنت نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے دلائل سے بھرے پڑے ہیں:

اسی کے بارہ میں اللہ جل جلالہ کا فرمان ہے:

﴿آپ میرے ان بندوں کو جنوں نے اپنے اوپر زیادتی و ظلم کیا ہے یہ کہہ دیں کہ تم اللہ تعالیٰ کی رحمت سے نا امید نہ ہو جاؤ یقیناً اللہ تعالیٰ سب کے سب گناہ معاف فرمادیتا ہے بلاشبہ وہ بخششے والا اور رحم کرنے والا ہے﴾۔ الزمر (53)

بلکہ اگر اس نے خلوص دل اور سچائی کے ساتھ توبہ کی تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان گناہوں میں بدل کر کھدیتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور فضل توبت ہی زیادہ وسیع ہے

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اور وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے مجبود کو نہیں پکارتے اور کسی ابیے شخص کو جسے اللہ تعالیٰ نے قتل کرنا حرام قرار دیا اسے وہ حق کے سو اقتل نہیں کرتے، اور نہ ہی وہ زنا کا ارتکاب کرتے ہیں اور جو کوئی یہ کام کرے وہ اپنے اوپر سخت و بال لائے گا۔

اسے قیامت کے دن دوہر اعداب دیا جائے گا اور وہ ذلت و خواری کے ساتھ ہمیشہ اسی عذاب میں رہے گا، سو اسے ان لوگوں کے جو توبہ کریں اور ایمان لائیں اور نیک و صاحب اعمال کریں، ایسے لوگوں کے گناہوں کو اللہ تعالیٰ نیکیوں سے بدل دیتا ہے، اور اللہ تعالیٰ بخششے والا اور مرہبائی کرنے والا ہے﴾۔ الفرقان (70-68)

اس لیے اللہ تعالیٰ کا گناہوں کا بخششنا اور توبہ قبول کرنے کا تقاضا ہے کہ وہ توبہ کے بعد ان گناہوں کی سزا نہ دے۔

لیکن وہ شخص جو اپنے ان گناہوں اور زنا پر اصرار کرے اور پھر اس سے توبہ بھی نہ کرے اسے دنیا میں بھی مختلف سزاوں اور اسی طرح قبر اور آخرت میں بھی سزا سے دوچار ہونا پڑے گا، لیکن ہمیں اس بات کی کوئی نص نہیں ملی کہ وہ آخرت میں حوروں سے محروم رہے گا۔

لیکن بعض علماء کرام نے اسے شرابی اور ریشم کا باباں پہننے والے پر قیاس کیا ہے کہ جو شخص شراب نوشی کرتا ہے اور اس سے توبہ نہیں کرتا اسے آخرت میں شراب نہیں ملنے لگی اور اسی طرح دنیا میں ریشم کا باباں پہننے والے کو آخرت میں ریشم کا باباں نہیں پہنایا جائے گا۔

حافظ ابن قیم رحمہ اللہ تعالیٰ زنا کا ارتکاب کرنے اور اس سے توبہ نہ کرنے والے پر مرتب ہونے والی سزاوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں : اگر وہ توبہ نہ کرے تو اسے مختلف سزاویں ملتی ہیں :

ایک سزا تو یہ ہے کہ : وہ ہمیشگی والی جنتوں میں حوروں کا نفع حاصل کرنے سے محروم رہے گا، جب اللہ تعالیٰ نے دنیا میں ریشمی بس زیب تن کرنے والے کو آخرت میں ریشمی بس سے اور شراب نوشی کرنے والے کو جنت کی شراب سے محروم رکھا ہے۔

تو اسی طرح دنیا میں جو شخص حرام تصاویر دیکھتا ہے بلکہ جو کوئی بھی دنیا میں حرام کام کا ارتکاب کرتا ہے اسے روز قیامت اس طرح کی چیز سے محروم ہونا پڑے گا۔

دیکھیں روشنۃ الحجین تالیف ابن قیم رحمہ اللہ تعالیٰ (365-368)۔

اور بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت بیان کی جاتی ہے کہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(جس نے بھی زنا کیا اس سے بھی زنا کیا جائے گا اگرچہ اس کے گھر کی چار دیواری میں بھی)۔

یہ ایک موضوع حدیث ہے جس کی کوئی اصل نہیں ملتی، حافظ عراقی اور علامہ سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے موضوع قرار دیا ہے اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے السلسلۃ الصعیفۃ (2) میں بھی موضوع قرار دیا ہے۔

تو اس بنا پر جو کچھ ذکر کیا گیا ہے اس کی کوئی وجہ نہیں اور نہ ہی کوئی اعتراض ہی ہو سکتا ہے، اور اگر حدیث کو صحیح بھی مان لیا جائے تو اسے صحیح معنی پر محول کرتے ہوئے یہ کہا جاسکتا ہے :  
جو شخص زنا کا مرتب ہو اور اس گناہ پر مصروف ہے وہ فاسق و فاجر اور فسادی ہے اور یہ فساد اس کے اہل و عیال کی طرف بھی منتقل ہو گا، اس لیے کہ اختلاط اثر انداز ہوتا ہے جب گھر کا سربراہ اپنے آپ کو ضائع کرنے والا ہو تو بالا لو اپنے اہل و عیال کو بھی ضائع کرے گا، نہ تو وہ ان کی تربیت دین کے مطابق کرے گا اور نہ ہی اصلاح لحد زایہ کوئی بعید نہیں کہ اس کے اہل و عیال ایمان کی کمزوری کے سبب اس گناہ اور مقصیت میں بٹلا ہوں جس میں وہ خود بٹلا ہوا ہے۔

اس طرح کے واقعات بہت ہی زیادہ مت ہیں جو کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسے لوگوں کے لیے دنیا میں ایک سزا ہے کیونکہ ان لوگوں نے مسلمانوں کی عزت سے کھیلا اور اسے تاریخ کیا تو اس کے بد لے میں اللہ تعالیٰ نے انہیں سزا دیتے ہوئے ان کی عزت کے ساتھ بھی ویسا ہی سلوک کیا۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ اپنی حکمت بالغہ اور پورے عدل کے مطابق جو چاہتا ہے کرتا ہے اور کسی پر بھی رتی برابر ظلم نہیں کرتا، اللہ تعالیٰ جو چاہے کرے اسے کوئی پوچھنے والا نہیں اور وہ علم و حکمت والا ہے۔

واللہ اعلم۔